:: www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سلسلۃ المنشورات (۱۱)

الاغاثۃ فی اسباب الخضاب

تصنیف

طبع باجازت مؤلف

شیخ العرب والعجم علامہ ابو محمد بدیع الدین الراشدی المکی حفظہ اللہ تعالیٰ

ناشر
مکتبۃ السنۃ الدار السلفیۃ لنشر التراث الاسلامی
۱۸، سفید مسجد، سولجر بازار ۱، کراچی —— فون: ۷۲۲۶۵۰۹

Islamic Research Centre Rawalpindi

:: www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سلسلۃ المنشورات (۱۱)

الاغتباب بأسباب الاختضاب

تصنیف

طبع باجازت مؤلف

شیخ العرب والعجم علامہ ابو محمد بدیع الدین الراشدی المکی حفظہ اللہ تعالیٰ

ناشر

مکتبۃ السنۃ الدار السلفیۃ لنشر التراث الاسلامی

۱۸ ا، سفید مسجد، سولجر بازار ۲ کراچی —— فون: ۷۲۲۶۵۰۹

Islamic Research Centre Rawalpindi

:: www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پیش لفظ از ناشر

الحمد للہ رب العلمین والصلوٰۃ والسلام علی من لا نبی بعدہ. اما بعد.

سفید بالوں کو سیاہی میں بدلنا کسی بھی صورت میں قطعاً ناجائز اور حرام ہے اور اس کا ارتکاب کبیرہ گناہ ہے۔ اس سلسلہ میں مفسر قرآن وعظیم محدث استاذ العالم الاسلامی سید بدیع الدین شاہ راشدی حفظہ اللہ تعالی کا ایک اہم فتوی آپ کی خدمت میں۔

مکتبۃ السنۃ الدار السلفیۃ لنشر التراث الاسلامی کی طرف سے پیش کر کے خوشی محسوس کر رہا ہوں۔ امید ہے آپ بھی اس کو پڑھ کر مفید پائیں گے اور جن کو اس گناہ کبیرہ کی لت پڑ چکی ہے وہ اس سے توبہ کر کے آخرت کو سنواریں گے۔ وما توفیقی الا باللہ. ولا حول ولا قوۃ الا باللہ۔

یہ فتوی چند احباب نے اس سے قبل بھی چھپوایا تھا اللہ ان کی خدمت کو قبول فرمائے۔ یہ اس کی دوسری اشاعت ہے۔ والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

(۱)
سفید بالوں کو سیاہ کر کے دل کو سیاہ مت کریں

(۲)
بالوں کو سیاہ مہندی لگانا کبیرہ گناہ ہے۔

(۳)
اللہ عز وجل ان چہروں کو روزِ قیامت سیاہ کر دے گا جنہوں نے دنیا میں بالوں کو سیاہ کیا

(۴)
بالوں کو سیاہ کرنے والے روز قیامت جنت کی خوشبو تک نہ پائینگے

(۵)
بالوں کو سیاہ مہندی لگانے والوں کی طرف قیامت کے دن اللہ نظر رحمت نہیں کرے گا

محمد افضل۔ مدیر مکتبۃ السنۃ الدار السلفیۃ لنشر التراث الاسلامی ۱۸ سفید مسجد سولجر بازار نمبر ۱ کراچی

:: www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الإلهى عتاب بر خضاب سياه

الحمد للہ رب العلمین و الصلاۃ والسلام علی سید المرسلین وعلی الہ وصحبہ اجمعین

اما بعد:

بالوں کی سفیدی کو بدلنے اور خضاب کرنے کی ترغیب میں متعدد حدیثیں وارد ہیں۔ جو کہ کتب احادیث صحیح، سنن، مسانید اور معاجم میں مروی ہیں۔ ان میں مہندی، کتھم اور صفرہ (زردی) کا ذکر ہے۔ لیکن سیاہ خضاب کی کئی حدیثوں میں ممانعت اور تنبیہ وارد ہے۔ اسی لئے علامہ ابن حجر الھیثمی نے "الزواجر عن اقتراف الکبائر" ص ۱۵۸/۱ میں اسکو کبائر (بڑے گناہوں) میں اسکو شمار کیا ہے۔ اس میں حکمت یہ ہے کہ تخلیق الاہی قرآن میں مذکور ہے۔ ثُمَّ جَعَلَ مِنۢ بَعۡدِ قُوَّةٖ ضَعۡفٗا وَشَيۡبَةٗ (الروم) یعنی اللہ تعالیٰ جوانی کے بعد کمزوری اور بڑھاپے کا دور لاتا ہے اور کالے خضاب سے قدرت کی یہ نشانی گم کردی جاتی ہے۔ دوم یہ کہ اس میں غش (دھوکہ) اور فریب ہے۔ اس طرح یہ شخص کئی کاموں میں مثلاً لین دین، نکاح، گواہی وغیرہ میں دھوکہ دے سکتا ہے۔ اسلئے حسماً للمادۃ اسکو حرام قرار دیدیا گیا ہے۔ حال ہی میں ہمارے پاس اس مسئلہ کی بابت ایک استفتاء آیا ہے جس میں کالے رنگ کو جائز کرنے کے لئے ایک ضعیف روایت کا بھی ذکر ہے ہم نے جو توفیق الٰہی سے جواب لکھا ہے وہ ناظرین کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے

؎ مراد ما نصیحت بود گفتیم ۔۔۔ حوالت با خدا کردیم و رفتیم۔

المؤلف۔

ابو محمد بدیع الدین شاہ الراشدی السندی۔

Islamic Research Centre Rawalpindi

:: www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

۴
استفتار

س : شریعت محمدیہ میں داڑھی یا سر کے بالوں کو کالے رنگ کا خضاب کرنا جائز ہے یا نہیں۔ سنا ہے کہ ابن ماجہ میں ایک روایت ہے جس میں کالے رنگ کے خضاب کی ترغیب وارد ہے۔ یہ روایت صحت کے لحاظ سے کس درجہ کی ہے۔ بینوا بالبرھان۔ توجروا الاجر من الرحمٰن۔

سائل

صفی اللہ اہلحدیث لانڈھی، کراچی

الجواب وباللہ تعالیٰ التوفیق۔

بالوں کو کالے رنگ کا خضاب کرنا ناجائز اور حرام ہے۔ اور احادیث میں اس کی منع اور اس پر تشدید و تغلیظ وارد ہے۔

الحدیث الاول : عن جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما قال اتی بابی قحافۃ یوم فتح مکۃ ورأسہ و لحیتہ کالثغامۃ بیاضا وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم : غیروا ھذا بشیء واجتنبوا السواد۔ اخرجہ مسلم ص199/2 مع النووی واخرجہ النسائی ص239/2 وابوداؤد ص123/2 وابن ماجہ ص266 بسند آخر ولفظہ : وجنبوہ السواد۔ یعنی حضرت جابر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ فتح مکہ کے دن حضرت ابوبکر صدیق رضہ کے والد ابو قحافہ کو لایا گیا۔ اس کے سر اور داڑھی کے بال بالکل سفید تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : اس کا رنگ بدلو اور کالے رنگ سے بچو۔ یہ حدیث صحیح مسلم میں ہے اور نسائی ،،

:: www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

ابوداؤد اور ابن ماجہ میں دوسری سند سے ہے اس میں یہ لفظ ہیں کہ کالے رنگ سے اس کو دور رکھو۔ یہاں سواد سے اجتناب اور پرہیز کا حکم ہے۔ اور امر وجوب کے لئے ہوتا ہے۔ پس اسکا خلاف ممنوع اور حرام ہوا۔ قال النووی فی شرح مسلم تحت الحدیث :۔ و یحرم خضابہ بالسواد علی الاصح وقیل یکرہ کراھۃ تنزیہ والمختار التحریم لقولہ صلی اللہ علیہ وسلم واجتنبوا السواد الخ و قال الحافظ ابن حجر فی فتح الباری ص۴۹۹ج۱۰۔ ثم ان المأذون فیہ مقید بغیر ۔ لما اخرجہ مسلم من حدیث جابر انہ صلی اللہ علیہ وسلم قال غیروہ وجنبوہ السواد ۔ الخ وقال السندی فی حاشیۃ ابن ماجہ ص۳۸۲ج۲ وفیہ ان الخضاب بالسواد حرام او مکروہ ۔ و فی تحفۃ الاحوذی ص۵۵ج۳ فقولہ صلی اللہ علیہ وسلم : واجتنبوا السواد دلیل واضح علی النھی عن الخضاب بالسواد ۔

یعنی امام نووی شرح مسلم میں اس حدیث کے تحت فرماتے ہیں کہ صحیح بات یہ ہے کہ سیاہ رنگ کا خضاب حرام ہے۔ بعض نے کراہت تنزیہی کہا ہے۔ مگر مختار قول تحریم ہے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے دور رہنے کا حکم دیا ہے۔ اور حافظ ابن حجر فتح الباری میں فرماتے ہیں کہ جابرؓ کی اس حدیث میں دلیل ہے کہ اجازت صرف اس خضاب کی ہے جو کالے رنگ کا نہ ہو۔ اور علامہ ابوالحسن سندھی حاشیہ ابن ماجہ میں فرماتے ہیں کہ اس حدیث میں دلیل ہے کہ کالے رنگ کا خضاب

:: www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

حرام ہے یا مکروہ ہے۔ اسیطرح تحفۃ الاحوذی شرح جامع ترمذی میں ہے "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان کالے رنگ کے خضاب کی ممانعت پر کھلی دلیل ہے۔"

الحدیث الثانی | عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یکون قوم یخضبون فی اخر الزمان بالسواد کحواصل الحمام لا یریحون رائحۃ الجنۃ۔ رواہ ابوداؤد والنسائی وابن حبان فی صحیحہ والحاکم و قال صحیح الاسناد وقال الحافظ رووہ کلھم من روایۃ عبید اللہ بن عمرو الرقی عن عبد الکریم فذھب بعضھم الی ان عبد الکریم ھذا ھو ابن ابی المخارق و ضعف الحدیث بسببہ والصواب انہ عبد الکریم ابن مالک الجزری وھو ثقۃ احتج بہ الشیخان و غیرھما۔ واللہ اعلم۔ انتھی من الترغیب والترھیب من الحدیث الشریف للحافظ عبد العظیم المنذری ص ۱۱۸-۱۱۹/۳ و قال الحافظ فی الفتح ص ۴۹۹/۶ واسنادہ قوی

یعنی ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ایسی قومیں آخر زمانہ میں آئیں گی جو کبوتر کے پوٹوں کیطرح کالے رنگ کا خضاب کریں گی وہ جنت کی خوشبو تک نہیں پائیں گی۔ یہ حدیث ابوداؤد، نسائی، ابن حبان اور حاکم میں ہے اور امام حاکم کا کہنا ہے کہ اس کی سند صحیح ہے اور حافظ

:: www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

منذری فرماتے ہیں کہ اس کی سند میں عبدالکریم نامی راوی ہے جسکو بعض نے عبدالکریم بن ابی المخارق سمجھا ہے۔ جو ضعیف راوی ہے۔ اور اسی بنا پر حدیث کو بھی ضعیف سمجھا ہے۔ لیکن صحیح بات یہ ہے کہ یہ وہ شخص نہیں ہے بلکہ یہ عبدالکریم بن مالک جزری ہے جو ثقہ راوی ہے اور بخاری و مسلم نے اسکی حدیث کو حجت بنایا ہے یعنی پھر حدیث صحیح ہوئی۔ حافظ ابن حجر فرماتے ہیں کہ اس حدیث کی اسناد قوی ہے میں کہتا ہوں کہ ابوداؤد کی سند میں تصریح وارد ہے کہ وہ جزری ہے چنانچہ سنن ابوداؤد ص ۱۳۹/۴ مع عون المعبود میں اس حدیث کی کی سند اسطرح ہے۔ حدثنا ابو توبۃ نا عبید اللہ عن عبدالکریم الجزری عن سعید بن جبیر عن ابن عباس فذکرہ۔ و قال الحافظ ابن حجر فی القول المسدد فی الذب عن مسند الامام احمد ص ۴۲ ان الحدیث من روایۃ عبدالکریم الجزری الثقۃ المخرج لہ فی الصحیح فقد اخرج الحدیث المذکور من ھذا الوجہ ابو داؤد والنسائی وابن حبان والحاکم فی صحیحیھما۔ واخرجہ الحافظ ضیاء الدین المقدسی فی الاحادیث المختارۃ مما لیس فی الصحیحین من ھذا الوجہ ایضا۔ اور حافظ ابن حجر القول المسدد میں فرماتے ہیں کہ یہ حدیث عبدالکریم جزری کے واسطے سے ہے جو کہ ثقہ ہے اور اس کی حدیثیں صحیح میں روایت کی گئی ہیں اور اسی کے واسطے سے یہ حدیث ابوداؤد اور نسائی

:: www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

کے علاوہ ابن حبان، حاکم، ضیاء مقدسی نے بھی اپنی صحاح میں روایت کیا ہے تو پھر صحت کی سند میں کوئی شبہ نہیں رہا اور علامہ شمس الحق عظیم آبادی عون المعبود ص ۱۴۰ میں فرماتے ہیں۔ وقوی من قال انه عبدالکریم الجزری وعبدالکریم بن ابی المخارق من اهل البصرة نزل مکة وایضا فان الذی روی عن عبدالکریم هذا الحدیث هو عبید الله بن عمرو الرقی وهو مشهور بالروایة عن عبدالکریم الجزری وهو ایضا من اهل الجزیرة ۔ والله عزوجل اعلم۔ کہ جو لوگ کہتے ہیں کہ یہ عبدالکریم جزری ہے انہیں کا قول قوی ہے کیونکہ وہ اور اس کا شاگرد اس حدیث میں دونوں اہل جزیرہ میں سے ہیں اور وہی جزری سے روایت کرنے میں مشہور ہیں۔ یہ حدیث اپنے مطلب میں واضح ہے۔ اس قسم کی سختی حرام کام کے لئے ہو سکتی ہے۔ امام منذری الترغیب والترهیب ص ۱۱۹ میں اس حدیث پر عنوان اسطرح باندھتے ہیں۔ "الترهیب من خضب اللحیة بالسواد" یعنی کالے خضاب کرنے والے کو ڈرانے کے بیان میں۔ اور تحفة الاحوذی میں ہے وهذا الحدیث صریحا فی حرمة الخضاب بالسواد ۔ کہ یہ حدیث کالے رنگ کے خضاب کو حرام کرنے میں بالکل صریح اور واضح ہے۔

الحدیث الثالث وعن محمد بن سیرین قال سئل انس عن خضاب رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال

:: www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لم یکن شاب الا یسیرا ولکن ابابکر و عمر بعدہ خضبا بالحنا والکتم و قال جاء ابوبکر رضی اللہ عنہ بابیہ ابو قحافۃ الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم فتح مکۃ یحملہ حتی وضع بین یدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لابی بکر رحمہ اللہ علیہ
لو قررت الشیخ فی البیت لاتیناہ تکرمۃ لابی بکر فاسلم و رأسہ و لحیتہ کالثغامۃ بیاضا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غیروھا و جنبوہ السواد۔ رواہ احمد وابو یعلی بنحوہ والبزار باختصار و فی الصحیح طرف منہ ورجال احمد رجال الصحیح۔

محمد بن سیرین سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خضاب کے بابت سوال ہوا۔ جواب میں فرمایا آپؐ کے بال بالکل تھوڑے سفید تھے لیکن ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما نے آپؐ کے بعد مہندی اور کتم سے خضاب کیا اور کہا کہ فتح مکہ کے دن ابوبکرؓ اپنے والد ابو قحافہ کو اٹھا کر لائے اور آپکے آگے رکھ دیا۔ آپؐ نے فرمایا اس بزرگ کو گھر میں رہنے دیتے تمہاری عزت کی خاطر ہم اس کے پاس گھر آتے۔ اس کے سر اور داڑھی کے بال بالکل سفید تھے۔ آپؐ نے فرمایا اسکا رنگ

:: www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

بدلو لیکن کالے رنگ سے اس کو دور رکھو۔ یہ روایت، احمد ابو یعلیٰ اور بزار میں ہے۔ اور احمد کے رجال صحیح کے رجال ہیں

الحدیث الرابع۔ عن ابن عباس رضی اللّٰہ عنہما ان النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال یکون فی آخر الزمان قوم یسوّدون اشعارھم۔ لاینظر اللّٰہ الیھم۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط واسنادہ جیّد۔

یعنی ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ آخر زمانہ میں ایسے لوگ ہوں گے جو اپنے بالوں کو کالا رنگ کریں گے ان کی طرف اللہ (نظر رحمت سے) نہیں دیکھے گا۔ یہ حدیث طبرانی کی معجم اوسط میں ہے اور اس کی اسناد اچھی ہے۔

یہ تہدید سن کر کوئی اس کے جواز کا فتویٰ نہیں دے سکتا۔

الحدیث الخامس۔ عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من خضب بالسواد سود اللہ وجھہ یوم القیامۃ رواہ الطبرانی وفیہ الوضین بن عطاء وثقہ احمد وابن معین وابن حبان وضعفہ من ھو دونھم فی المنزلۃ. و بقیۃ رجالہ ثقات۔

ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے کالے رنگ کا خضاب کیا تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے منہ کو کالا کریگا۔ یہ حدیث طبرانی

:: www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

میں ہے اس کی سند میں ایک راوی وضین بن عطاء ہے۔ جسکو جرح وتعدیل کے بڑے اماموں مثلاً احمد بن حنبل، یحیی بن معین اور ابن حبان نے تو ثقہ کہا ہے۔ البتہ بعض ایسے بھی ہیں جنہوں نے اسکو ضعیف کہا ہے مگر وہ ان آئمہ سے مرتبہ میں کم ہیں۔ باقی اس کے سب راوی ثقہ ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ وضین بن عطاء کو ان تین کے علاوہ امام رحیم نے بھی ثقہ کہا ہے۔ اور ابوداؤد نے صالح الحدیث اور ابن عدی نے کہا ہے "ما اری بحدیثہ بأسًا" یعنی میں اس کی حدیث کے اندر کوئی خطرہ نہیں پاتا۔ اور کسی نے اس پر مفسد جرح نہیں کی۔ اس کا ترجمہ تہذیب ص ۱۲۰/۱۱ میں مذکور ہے۔ پس اسکی روایت شہادت اور تائید کے لئے نہایت قوی اور مضبوط ہے۔ قال الذہبی فی الکاشف ص ۲۳۶/۳۔ ثقۃ وبعضہم ضعفہ۔ یعنی امام ذہبی کاشف میں فرماتے ہیں کہ وضین ثقہ ہے۔

الحدیث السادس۔ وعن انس بن مالک قال کنا یومًا عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم فدخلت علیہ الیہود فراھم بیض اللحی فقال مالکم لا تغیرون فقیل انہم یکرھون فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لکنکم غیروا وایای والسواد رواہ الطبرانی فی الاوسط وفیہ ابن لہیعۃ وبقیۃ رجالہ ثقاۃ وھو حدیث حسن۔

یعنی انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے کہ کچھ یہودی لوگ

:: www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

داخل ہوئے آپؐ نے ان کی داڑھیاں سفید دیکھیں تو ان سے مخاطب ہوئے کہ تم لوگ رنگ کیوں نہیں بدلتے ہو آپ سے کہا گیا کہ یہ لوگ اس کو ناپسند کرتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا لیکن تم (اے مسلمانو) رنگ بدلا کرو لیکن ہم کالے رنگ سے بچیں گے۔ اور دور رہیں گے۔ یہ حدیث طبرانی کے معجم اوسط میں ہے۔ اس کی سند میں ابن لھیعہ ہے جسکی حدیث حسن کے درجہ کی ہے باقی اس کے راوی سب ثقات ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ عبداللہ بن لھیعہ کی روایت بھی شہادت و تائید کے لئے معتبر ہے۔

یہ اخیر کی چار روایتیں مجمع الزوائد للھیثمی ص۱۴۹-۱۶۳ ج۵ سے نقل کی گئی ہیں۔ اس کے علاوہ اور بھی حدیثیں مجمع الزوائد میں مذکور ہیں۔ حافظ ابن القیم تہذیب السنن لابی داؤد ص۱۰۴ ج۶ میں فرماتے ہیں والصواب ان الاحادیث فی هذا الباب لا اختلاف بینها بوجه فان الذی نهی عنه النبی صلی الله علیه وسلم من تغییر الشیب امران احدهما نتفه والثانی خضابه بالسواد کما تقدم والذی اذن فیه هو صبغه وتغییره بغیر السواد کالحناء والصفرة وهو الذی عمل الصحابة رضی الله عنهم۔ قال الحکم بن عمرو الغفاری: دخلت انا واخی رافع علی عمر بن الخطاب وانا مخضوب بالحناء واخی مخضوب بالصفرة فقال عمر هذا خضاب الاسلام وقال لاخی هذا خضاب الایمان

:: www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

واما الخضاب بالسواد فكرهه جماعة من اهل العلم وهو الصواب بلا ريب لما تقدم. وقيل للامام احمد تكره الخضاب بالسواد قال إي والله. وهذه المسئلة من المسائل التي حلف عليها وقد جمعها ابو الحسن ولانه يتضمن التلبيس بخلاف الصفرة ورخص فيه آخرون: منهم اصحاب ابی حنيفة وروى ذلك عن الحسن والحسين وسعد بن ابی وقاص وعبد الله بن جعفر وعقبة بن عامر وفي ثبوته عنهم نظر ولو ثبت فلا قول لاحد مع رسول الله صلی الله عليه وسلم وسنته احق بالاتباع ولو خالفها من خالفها.

حافظ ابن قیمؒ تہذیب السنن میں فرماتے ہیں کہ اس باب میں جو حدیثیں وارد ہیں ان میں کوئی تضاد نہیں۔ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بالوں کی تبدیلی میں صرف دو طرح کی ممانعت فرمائی ہے۔ ایک تو بال نوچے نہ جائیں دوسرا یہ کہ خضاب کالے رنگ کا نہ ہو۔ باقی کالے رنگ کے علاوہ مہندی اور زرد رنگ کی آپ نے اجازت فرمائی ہے۔ اور یہی صحابہ رضی اللہ عنہم کا عمل تھا۔ چنانچہ حکم بن عمرو الغفاری فرماتے ہیں کہ میں اور میرا بھائی امیر المومنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے ہاں داخل ہوئے۔ مجھے مہندی کا خضاب لگا ہوا تھا اور بھائی کو زردی کا آپ نے میرے لئے فرمایا یہ اسلامی خضاب ہے اور بھائی کے لئے فرمایا یہ ایمانداروں کا خضاب ہے۔ اور کالے خضاب کو اہل علم کی جماعت نے

:: www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

برا سمجھا ہے۔ اور بلاشبہ یہی حق ہے جیسا کہ اوپر گذرا۔ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ سے کہا گیا کہ آپ کالے خضاب کو برا جانتے ہیں؟ کہا ہاں! اللہ کی قسم یہی مسئلہ چند مسائل میں سے ہے جن پر امام موصوف نے قسم کھائی ہے جن کو ابوالحسن نے ایک مجموعہ میں ذکر کیا ہے۔ اور یہ کالا خضاب ایک قسم کی تلبیس اور دھوکہ دینا ہے کہ بڑھاپا نہیں آیا ہے۔ یا بال سفید نہیں ہوئے۔ لیکن دوسرے خضابوں زردی وغیرہ میں اس قسم کا دھوکہ نہیں ہے۔ اور بعض لوگوں نے کالے رنگ کی رخصت دی ہے۔ جن میں امام ابوحنیفہؒ کے پیروکار ہیں۔ اور اسطرح بعض صحابہ حسن، حسین، سعد بن ابی وقاص، عبداللہ بن جعفر اور عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہم سے بھی مروی ہے۔ لیکن ان سے یہ نقل پایۂ ثبوت کو نہیں پہنچتی۔ اور بالفرض اگر ثابت ہو بھی جائے تو بھی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے فیصلہ اور فرمان کے بعد کسی کا قول ہے ہی نہیں۔ اور آپؐ کی سنت ہی تابعداری کی حقدار ہے۔ چاہے کوئی بھی اس کے خلاف ہو۔

اور ابن ماجہ والی روایت سنن ابن ماجہ ص ۲۶۷ میں اسطرح ہے۔

حدثنا ابو هريرة الصيرفي محمد بن فراس ثنا عمر بن الخطاب بن ذكريا الراسبي ثنا دفاع بن دغفل السدوسي عن عبد الحميد بن صيفي عن ابيه عن جده صهيب الخير قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : ان احسن ما اختضبتم به لهذا السواد ارغب لنسائكم فيكم واهيب لكم في صدور عدوكم۔ یعنی ہمارا بہتر خضاب کالے رنگ کا ہے جس

:: www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

سے عورتوں کے دل میں تمہاری محبت اور دشمن کے دل میں تمہارا رعب ہوگا۔ یہ سند بچند وجوہ ضعیف ہے۔

اوّلاً۔ دفاع بن دغفل ضعیف ہے۔

ثانیاً۔ راوی عبدالحمید بن صیفی دراصل عبدالحمید بن زیاد بن صیفی ہے وہ لین الحدیث ہے دونوں کا ترجمہ تقریب میں مذکور ہے۔

ثالثاً۔ راوی عمر بن خطاب الراسبی کے لئے تقریب میں لکھا ہے۔ مَقْبُولٌ۔ اور تقریب کے مقدمہ میں حافظ ابن حجر لکھتے ہیں۔

السادسة: من ليس له من الحديث الا القليل و ثم يثبت فيه ما يترك حديثه من اجله واليه الاشارة بلفظ مقبول حيث يتابع والافلين الحديث۔ یعنی چھٹا قسم وہ ہے جو راوی کی بالکل قلیل روایتیں ہوں لیکن اس میں کوئی جرح قادح ثابت نہیں تو جہاں کوئی دوسرا راوی اس کی متابعت کرے تو وہ مقبول ہے ورنہ لین الحدیث یعنی کمزور راوی ہے۔ چونکہ اس کی متابعت نہیں ہے لہٰذا یہ بھی یہاں لین الحدیث ہوا۔

رابعاً۔ عبدالحمید کے والد صیفی بن صہیب کو بھی تقریب میں مقبول کہا گیا ہے۔ چونکہ اس کی متابعت یہاں نہیں ہے ھٰذا یہ بھی یہاں لین الحدیث ہے۔ گویا کہ اسکی سند میں مسلسل چار راوی ضعیف ہیں۔

خامساً۔ سند میں انقطاع کا شبہ بھی ہے۔ چنانچہ حافظ ذہبی رحمہ میزان لاعتدال ص ۱۴/۲ میں فرماتے ہیں۔ عبدالحميد بن زياد بن صيفي بن صهيب عن ابيه عن جده قال البخاري لا يعرف سماع بعضهم من بعض۔

:: www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

یعنی اس سند میں عبدالحمید بن زیاد بن صیفی بن صہیب وہ اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے بعض کا بعض سے سماع یعنی سننا معلوم نہیں پس یہ روایت ضعیف اور مسلم شریف کی صحیح حدیث اور دیگر ذکر شدہ احادیث کے خلاف ہے۔ لہٰذا باطل اور مردود ہے۔ ابن ماجہ کے حاشیہ میں اسی حدیث پر بحوالہ انجاح الحاجہ مصنفہ الشیخ عبدالغنی الدہلوی المدنی منقول ہے کہ قولہ ان احسن ما اختضبتم بہ لھذا السواد ھذا مخالف لروایۃ جابر السابقۃ وھو صحیح اخرجہ مسلم وفی روایۃ ابی داؤد والنسائی عن ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یکون قوم فی آخر الزمان یخضبون بھذا السواد کحواصل الحمام لا یجدون رائحۃ الجنۃ۔ وھذا الحدیث (یعنی حدیث ابن ماجۃ عن صھیب) ضعیف لان دفاع السدوسی ضعیف کما فی التقریب وعبدالحمید بن صیفی لین الحدیث ومذھب الجمھور المنع۔ یعنی یہ ابن ماجہ والی روایت اول تو مسلم والی صحیح حدیث کے خلاف ہے۔ دوسری ابوداؤد اور نسائی والی روایت جس میں تنبیہ آئی ہے کہ کالا خضاب کرنے والے جنت کی خوشبو تک نہیں پائیں گے۔ اس کے بھی خلاف ہے۔ اور پھر وہ خود ضعیف بھی ہے کیونکہ اس کا راوی دفاع السدوسی ضعیف ہے۔ دوسرا راوی عبدالحمید بن صیفی کمزور ہے۔ اور جمہور کے مذہب میں کالا خضاب ممنوع ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو قرآن و حدیث پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ ھذا ما عندنا واللہ اعلم بالصواب

ابو محمد بدیع الدین شاہ
الراشدی المکی۔

:: www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الكتاب السنة

موطا امام مالک

مكتبة السنة

الدار السلفية لنشر التراث الاسلامي، باكستان

ہر قسم

کی دینی اسلامی، پاکستان، سعودیہ، مصر

بیروت کی کتب کا مرکز

مكتبة السنة الدار السلفية لنشر التراث الاسلامي

١٨ - سفيد مسجد سولجر بازار (١)

كراتشي - باكستان

هاتف ٧٢٢٦٥٠٩ فاكس ٢٤١٩٥٨٠ (٢١-٩٢) تلكس ٢١١٢٨

Islamic Research Centre Rawalpindi